158

نوحہ

تیر اصغرؑ کو لگا کرب و بلا تھرا گئی
یہ مصیبت وہ ہے جو ماں کا کلیجہ کھا گئی

اِس سے بڑھ کے اور کوئی ظلم کیا ہو گا مزید
تھی وہی تو تیرِ سہہ شوبہ کی اِک ضربِ شدید
اصغرِ بے شیر کو جو خون میں نہلا گئی

سر زمینِ کربلا پر تھا قیامت کا سماں
تیر سے جب چھد گیا معصوم اصغرؑ کا گلا
آدمیت رو پڑی انسانیت شرما گئی

سر جھکائے جانبِ خیمہ چلے مولا حسینؑ
رَن سے اصغرؑ تو نہ آیا آ گئے مولا حسینؑ
یہ خبر بانوؑ پہ اِک تازہ قیامت ڈھا گئی

بجھ گئے تھے ماں کی امیدوں کے سارے ہی دیئے
واپسی اصغرؑ کی رَن سے ہو نہ پائی اِس لئے
منتظر جو آنکھ تھی وہ آنکھ بھی پتھرا گئی

تھی شکستہ نوک سے نیزوں کی ارضِ کربلا
ڈھونڈتے تھے چھ مہینے کی کمائی اشقیاء
لاشِ اصغرؑ ایک نیزے میں الجھ کر آ گئی

اپنے بچے کے لئے یوں خون روتی تھی ربابؑ
دیکھ کر رستے میں بچوں کو یہ کہتی تھی ربابؑ
مجھ کو اپنے لاڈلے کی ہر ادا یاد آ گئی

کیا کمی ہو جاتی تجھ میں علقمہ تو ہی بتا
کتنا پانی اصغرِؑ بے شیر پی لیتا بھلا
پوچھنے پر ایک ماں کے علقمہ شرما گئی

خشک تربت پر سکینہؑ کی نظر جونہی پڑی
ماں یہ بولی خون کے آنسو بہا کر اُس گھڑی
اصغرؑ بے شیر کی سوکھی زباں یاد آ گئی

نوحہ اصغرؑ کا پڑھا رضوان نے روتے ہوئے
سن کے جس کو غیب میں مہدیؑ لہو رونے لگے
فرش سے تا عرش اشہرؔ اِک اُداسی چھا گئی